سوال

(35) جنازے میں چلتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنازہ لے کر جاتے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا فقہ حنفیہ کی رو سے کیسا ہے، بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔ نیز قبروں کو پختہ بنانا کیسا ہے اور نماز جنازہ میں احناف کے نزدیک قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (عبدالرحمٰن، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے کسی بھی صحیح حدیث میں جنازہ کے ساتھ ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت نہیں بلکہ اس کی کراہت منقول ہے۔ سیدنا قیس بن عباد سے روایت ہے کہ۔

«كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَكرَهُونَ رَفعَ الصَّوتِ عِندَ الجَنَائِزِ»

(بیہقی 4/74 مزید تفصیل کے لیے "آپ کے مسائل "1/225، ملاحظہ کریں)

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین جنازوں کے پاس آواز بلند کرنا ناپسند کرتے تھے۔ "

فقہ حنفیہ کی رو سے بھی نماز جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا وغیرہ مکروہ ہے۔

1۔ علامہ حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی رقم طراز ہیں۔

"*یکرہ رفع الصوت بالذکر*" (*نورالایضاح مع الوشاح*: 273)

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔"

2۔ علامہ ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں:

"ویکرہ لمشیعھا رفع الصوت بالذکر والقراءۃ، لأنہ فعل الکتابی، ویذکر فی نفسہ "

(فتح القدیر شرح ھدایہ 2/97)

"جنازے کے ساتھ چلنے والے کےلیے بلند آواز سے ذکر اور قرآءت کرنا مکروہ ہے اسے دل میں کرنا چاہیے۔"

3۔ علامہ ابن نجیم المعروف بابی حنیفہ الثانی فرماتے ہیں۔

"قال ابن نجیم الحنفی: «وینبغی لمن تبع جنازۃ أن یطیل الصمت ویکرہ رفع الصوت بالذکر وقراءۃ القرآن وغیرھما فی الجنازۃ، والکراھۃ فیھا کراھۃ تحریم " (البحر الرائق 2/192)

"جنازے کے پیچھے آنے والے کو چاہیے کہ لمبی خاموشی اختیار کرے ذکر اور تلاوت قرآن وغیرہما کے ساتھ آواز بلند کرنا مکروہ ہے اور یہ مکروہ تحریمی ہے۔"

4۔ علامہ قاضی خان رقم طراز ہیں۔

"وَعَلَى مُتَّبِعِي الْجِنَازَةِ الصَّمْتُ وَيُكْرَهُ لَهُمْ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ يَذْكُرُهُ فِي نَفْسِهِ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ "

(فتاوی قاضی خان (192)

"جنازے کے ساتھ ذکر کرنا مکروہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا چاہے تو اپنے دل میں کرے۔ ابرہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں سلف صالحین اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہے کہ "اس کے لیے بخشش کی دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھیں معاف کرے۔

5۔ علامہ طحطاوی حنفی راقم ہیں۔

"ویکرہ رفع الصوت "قیل یکرہ تحریما کما فی القھستانی عن القنیۃ" (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح :232)

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ قستانی میں قنیہ سے روایت کی گئی ہے۔"

6۔ نیز مراقی الفلاح برحامش طحطاوی ص :332 میں ہے۔

"ویکرہ رفع الصوت بالذکر "والقرآن وعلیھم الصمت "

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ اور جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموشی لازم ہے۔"

7۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

"وعلی متبع الجنازۃ الصمت ویکرہ لھم تحریماً رفع الصوت بالذکر وقراءۃ القرآن کذا فی شرح الطحاوي" (فتاویٰ عالمگیری 1/162)

"جنازے کے ساتھ چلنے والوں پر خاموشی لازم ہے اور ان کےلیے بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے جیسا کہ طحاوی کی شرح میں ہے۔"

8۔ علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔

"و ینبغی لمن تبع جنازۃ أن یطیل الصمت "(فتاویٰ شامی 1/598)

"جنازے کے پیچھے آنے والے کو چاہیے کہ وہ لمبی خاموشی اختیار کرے۔"

9۔ علامہ حصکفی حنفی راقم ہیں۔

"ان تباعد عنہا أو تقدم الکل أو رکب أمامہا، کرہ کما کرہ فیہا رفع صوت بذکر او قراءۃ" (در مختار برحامش رد المحتار 1/598)

"اگر میت سے دور ہو یا سب سے آگے نکل جائے یا میت کے آگے سوار ہو کر جائے تو یہ اسی طرح مکروہ ہے جیسے بلند آواز سے ذکر یا قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔"

10۔ علامہ ابراہیم الحلی الحنفی رقم طراز ہیں۔

"و ینبغی لمن تبع جنازۃ أن یطیل الصمت و یکرہ رفع الصوت بالذکر و قراءۃ القرآن و غیرہما فی الجنازۃ، و الکراہۃ فیہا کراہۃ تحریم و اختارہ مجد الائمۃ الترجمانی ..... عن قیس بن عبادأنہ قال : کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یکرہون رفع الصوت ;عند ثلاث ;عند الجنائز، و عند الذکر، و عند القتال و فی الجنازۃ و فی الذکر ذکرہ ابن منذر فی الاشراف " (حلبی کبیر : 594)

"جنازے کے ساتھ چلنے والے کو لمبی خاموشی اختیار کرنی چاہیے اور بلند آواز سے ذکر اور قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ فتاویٰ العصر میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے اور علامہ مجد الائمہ الترجمانی نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اور قیس بن عبادہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تین مقامات پر آواز بلند کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

1۔ لڑائی کے وقت (2) جنازے میں (3) ذکر کے وقت اسے ابن منذر نے اشراف میں ذکر کیا ہے۔"

11۔ شاہ رکن الدین نے لکھا ہے جو لوگوں کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں ان کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا ہے؟

پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے۔ دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے۔ (رکن الدین ص : 237)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے خاموشی اختیار کرنی چاہیے حتیٰ کہ اگر کوئی ذکر یا تلاوت کرنا چاہے تو وہ بھی اپنے دل میں کرے کسی شخص کو جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر یا تلاوت کرنے کی اجازت نہیں۔ فقہائے احناف کے ہاں بالخصوص یہ مکروہ تحریمی ہے لہٰذا بریلوی حضرات جو جنازے کے ساتھ نعت گوئی یا کلمہ شہادت بلند آواز سے کہتے ہیں درست نہیں بلکہ ان کے اپنے مذہب میں ہی یہ مکروہ تحریمی ہے۔ انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

2۔ پختہ قبریں

اسلام میں پختہ قبروں کا کوئی تصور موجود نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے پکی قبریں بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم أن یجصص القبر و أن یقعد علیہ و أن یبنی علیہ"

(مسلم کتاب الجنائز (970) ابو داؤد، کتاب الجنائز (13225)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے پختہ قبریں بنانے اور ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قبریں پکی بنانا اوران پر عمارت تعمیر کرنا درست نہیں۔ فقہ حنفی کے بانی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اورامام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"ولانری أن یزاد علی ما خرج منہ، ونکرہ أن یجصص، أو یطین، أو یجعل عندہ مسجدا أو علما، أو یکتب علیہ، ویکرہ الآجر أن یبنی بہ، أو یدخلہ القبر، ولانری برش الماء علیہ بأساً وہو قول أبی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ "

(کتاب الاثار مترجم ص:126 باب تسنیم القبور و تجصیصھا)

"اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جوکہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی۔ اس کے سوا اور مٹی نہ اس میں ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کی جائے یا مٹی سے لیپی جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور مکروہ ہے، پکی اینٹ کہ اس سے قبر بنائی جائے یا قبر میں داخل کی جائے اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے میں کچھ گناہ نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔"

معلوم ہوا کہ فقہ حنفی کی رو سے بھی پکی قبریں بنانا اور ان کے قریب مسجدیں تعمیر کرنا درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ جب مطلق مکروہ کہا جائے تو مراد تحریمی ہی ہوتا ہے (فتح القدیر شرح ہدایہ 2/114 البحر الرائق 2/19 فتاویٰ شامی 1/429 وغیرھا)

لہٰذا قرآن وسنت اور فقہ حنفیہ کی رو سے پختہ قبریں ناجائز اور گرادینے کے کے لائق ہیں۔ ایسی قبروں کو گرا کر عام قبروں کے برابر یعنی زمین سے ایک بالشت اونچی کردی جائیں اور قبے وعمارات ختم کردی جائیں۔ اور عصر حاضر میں مقابر پر جتنے قبے اور عمارات تعمیر کی گئی ہیں بلکہ پختہ قبروں کے پاس جو مساجد بنادی گئی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مکروہ تحریمی ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب "کلمہ گو مشرک" ملاحظہ ہو۔

3۔ نماز جنازہ میں قہقہہ لگانا

احناف کے نزدیک نواقض وضو میں سے قہقہہ بھی ہے اور صرف رکوع وسجود والی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ نماز جنازہ میں چونکہ رکوع وسجود نہیں اس لیے اگرچہ اس سے گریز کرنا چاہیے تاہم جنازہ میں اگر کوئی شخص زور زور سے ہنسے تو شریعت کی نظر میں اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب قدوری ص:20۔

"والقہقہۃ فی کل صلاۃ ذات رکوع وسجود "

"ہر رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔"

قدوری میں بین السطور لکھا ہے۔

"احترز بہ عن صلاۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوۃ"

"رکوع اور سجدے کی قید لگا کر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت سے احتراز کیا گیا ہے۔"

اگر کہا جاتا کہ قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو درست تھا مگر یہ کہا گیا کہ نماز میں قہقہہ سے نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے بالکل غلط اور بے دلیل بات ہے۔ احناف جو روایات پش کرتے ہیں وہ ضعیف ہیں اور حاشیہ قدوری میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔ کہ یہ روایتیں مرسل ہیں اور مرسل محدثین کے ہاں ضعیف کی اقسام سے ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2 ۔کتاب الجنائز۔ صفحہ نمبر 250

محدث فتویٰ